www.KitaboSunnat.com

۱۴۱۶ھ

سیاستدان — ابنِ تیمیہؒ کی نگاہ میں

مختصر تعارف

حضرت امام ابن تیمیہؒ (۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء) آٹھویں صدی کے "مجاہد مجدد" ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء) اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

" اسلام میں سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں علماء فضلاء، مجتہدین ائمہ فن اور مدبّرینِ ملک گزرے لیکن مجدد یعنی ریفارمر بہت کم پیدا ہوئے .... مجدد یا ریفارمر کے لیے تین شرطیں ضروری ہیں:

(۱) مذہب یا علم یا سیاست (پالٹیکس) میں کوئی مفید انقلاب پیدا کر دے۔

(۲) جو خیال اس کے دل میں آیا ہو کسی کی تقلید سے نہ آیا ہو بلکہ اجتہادی ہو۔

(۳) جسمانی مصیبتیں اٹھائی ہوں، جان پر کھیلا ہو، سرفروشی حاصل کی ہو۔

یہ شرائط قدماء میں بھی بہت کم پائے جاتے تھے اور ہمارے زمانے میں تو ریفارمر ہونے کے لیے صرف یورپ کی تقلید کافی ہے۔ تیسری شرط اگر ضروری قرار نہ دی جاتے تو امام ابو حنیفہؒ، امام غزالیؒ، امام رازیؒ، شاہ ولی اللہ صاحبؒ اس دائرے میں آسکتے ہیں لیکن جو شخص ریفارمر کا اصلی مصداق ہو سکتا ہے وہ علامہ ابن تیمیہؒ ہیں۔ ہم اس بات سے واقف ہیں کہ بہت سے امور میں امام غزالیؒ وغیرہ کو ابن تیمیہؒ پر ترجیح ہے لیکن وہ امور مجددیت کے دائرے سے باہر ہیں۔ مجددیت کی اصلی خصوصیتیں جس قدر علامہ کی ذات میں پائی جاتی ہیں، اس کی نظیر بہت کم مل سکتی ہے۔" (مقالاتِ شبلی)

سیاسیات پر "السیاسۃ الشرعیۃ فی اصلاح الراعی و الرعیۃ" کے نام سے حضرت امام ابن تیمیہؒ نے ایک چھوٹا سا مضمون تحریر فرمایا تھا، جو اپنی جامعیت کے اعتبار سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ انہوں نے اس میں ایک جگہ "سیاستدانوں" کا بھی جائزہ لیا ہے اور ان کے فرائض اور کردار پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فرصت میں ہم اس کا ماحصل پیش کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ یہ وقت کی آواز بھی ہے اور دل کی صدائے دلگداز بھی، راس وقت میرے سامنے اس کا جو نسخہ ہے وہ مصر میں "مطبعہ خیریہ" کا مطبوعہ ہے جو ۱۳۲۲ھ میں طبع ہوا تھا۔ فرمایا، سیاستدانوں کی تین قسمیں ہیں:

اپنی برتری کے خبطی

ایک گروہ وہ ہے جس کو دنیا میں اپنی برتری کا خبط اور تخریبی کارروائیوں کا چسکا ہے ان لوگوں کو عاقبت اور اپنا انجام بالکل دکھائی نہیں دیتا۔

چونکہ ان کا ترکشِ حیات عمل صالح اور کردار کے تیروں سے خالی ہے اس لیے وہ اپنی اس کمی کو پورا کرنے کے لیے یہ رائے رکھتے ہیں کہ اپنی شان وشوکت اور ہر دل عزیزی کو قائم رکھنے کے لیے "داد و دہش" کرنا ضروری ہے یعنی روٹی کپڑے کا جال بچھا کر لوگوں کا شکار کیا جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے مال ناجائز طریقے سے حاصل کیا جائے چنانچہ پہلے وہ لوگوں کو لوٹتے پھر سیاسی رشوت کے طور پر اسے لٹاتے ہیں (فصاروا نهابين وهابين)

ان کا کہنا ہے کہ سیاسی رشوت دیے بغیر کرسئ اقتدار کا تحفظ ممکن نہیں ہے، چنانچہ جب کوئی ایسا بے لوث جو کھانے کھلانے کی بات نہیں کرتا، آجاتا ہے تو حکامِ بالا کی نگاہِ کرم بدل جاتی ہے اور اسے معزول کر کے دم لیتے ہیں (سخط عليه الرؤساء وعزلوه)

یہ وہ طبقہ ہے جس نے دنیا کو ہی سبھی کچھ سمجھ لیا ہے اور آخرت کو مہمل جان کر نظر انداز کر دیا ہے اگر توبہ کر کے اصلاحِ حال کی طرف توجہ نہ دی تو دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے ان کا انجام بُرا برآمد ہوگا (فعاقبتهم عاقبة رديئة فى الدنيا والاخرة)

اللہ سے ڈرنے والے

لیکن دوسرے وہ لوگ ہیں جو خوفِ خدا رکھتے ہیں اور اپنے ایمان پر قائم ہیں جو ان کو مخلوقِ خدا پر ستم ڈھانے اور ناجائز کاموں کے ارتکاب کرنے سے باز رکھتا ہے لیکن بایں ہمہ وہ بھی یہ یقین رکھتے ہیں کہ غلط راہ چلے بغیر سیاست چلتی نہیں۔ (لكن قد يعتقدون مع ذلك ان السياسة الا بما يفعله اولئك من الحرام)

بسا اوقات بزدلی، بخیلی اور تنگ ظرفی کے بھی وہ بیمار ہوتے ہیں، اس لیے اپنی دینداری کے باوجود کبھی واجبات کام چھوڑ بیٹھتے ہیں جو بعض محرمات کے ارتکاب سے بھی زیادہ سنگین نکلتا ہے۔ خود کیا دوسروں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی "واجب" سے باز رکھنے کا ارتکاب کر ڈالتے ہیں جو سراپا "ارادہ حق" مارنے کے مترادف ہوتا ہے بلکہ تاویل کر کے بعض اوقات وہ دینی فریضہ چھڑانے کے لیے خارجیوں کی طرح مسلمانوں کے خلاف جہاد بھی کر گزرتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں نہ دنیا کی بگڑی بن پاتی ہے اور نہ ہی دینِ کامل کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے۔ ان کی اجتہادی فروگزاشتوں سے تو درگزر ممکن ہے لیکن ان کی حماقتوں کا کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جو سب سے خسارے میں ہے کہ دنیا میں کھو کر سمجھ رہا ہے کہ وہ خوب کر رہا ہے۔ (الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا)

میانہ رو لوگ

تیسرا گروہ "امّت وسط" ہے یعنی وہ "محمدی" لوگ ہیں جن کا دین محمدی ہے یہ خاصانِ خدا نائب رسول کی حیثیت سے قیامت تک لوگوں پر حکمرانی کریں گے۔

ان کا کام یہ ہوگا کہ وہ رفاہِ عامہ کے لیے مال خرچ کریں۔ خلقِ خدا کو نفع پہنچائیں۔ اگر وہ صاحب اقتدار ہوں تو ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ملک و ملت کے احوال کی اصلاح کریں، اقامتِ دین کے لیے کوشاں رہیں، اور ان کی دنیا کو تھامنے کی کوشش کریں جو عوام کے دین اور عفتِ نفس کے لیے ضروری ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ اس سے زیادہ حرص نہ کریں، جس کے وہ مستحق نہیں، نیز تقوے اور احسان دونوں صفات اپنے اندر جمع کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی معیت ان کو حاصل ہوتی ہے جو متقی ہیں اور پورے حضورِ قلب کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں (ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون) السیاسۃ الشرعیۃ ص ۲۷-۲۸)

حضرت امام ابن تیمیہؒ نے سیاستدانوں کی نفسیات، ہیرا پھیری یا خلوص، دل سوزی، ان کے کردار اور فرائض کی جو تصویر پیش کی ہے، اس کے مطالعہ کے بعد ہمیں اپنے عہد کے سیاستدانوں کے سمجھنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے اور جو سیاستدان پُر فریب نعروں کی اوٹ میں عوام کا شکار کر رہے ہیں یا جو خلقِ خدا کی دنیا اور دین کے سلسلہ میں پُرخلوص محنت کر رہے ہیں ان کو آسانی کے ساتھ پرکھا جا سکتا ہے، بشرطیکہ ہم خود بھی کچھ کرنا چاہتے ہوں اور خدا کے ہاں اپنی جوابدہی کا احساس بھی رکھتے ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ